فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ

سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی، وہ دیکھ لے گا۔

تفسیر ابن کثیر

علامہ عماالدین ابن کثیر

مترجم

مولانا محمد صاحب جونا گڑھی

اَلزِلْزَال

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم

تعارف سورت:

ترمذی میں ہے کہ ایک شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہا حضور مجھے پڑھایئے۔ آپؐ نے فرمایا الر والی تین سورتیں پڑھو تو اس نے کہا بوڑھا ہو گیا' حافظہ کمزور ہو گیا زبان موٹی ہو گئی۔

تو آپؐ نے فرمایا اچھا حم والی سورتیں پڑھا کرو' اس نے پھر وہی عذر بیان کیا' آپؐ نے فرمایا یسبح والی تین سورتیں پڑھ لیا کرو۔ اس نے پھر وہی عذر بیان کیا اور درخواست کی کہ حضور مجھے تو کوئی جامع سورۃ کا سبق دے دیجئے' تو آپؐ نے اسے یہ سورت پڑھائی' جب پڑھا چکے تو وہ کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے کہ میں اس پر زیادتی نہ کروں گا۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا

پھر وہ پیٹھ پھیر کر جانے لگا تو آپؐ نے فرمایا اس مرد نے فلاح پالی یہ نجات کو پہنچ گیا۔ پھر فرمایا ذرا اسے بلا لانا۔ وہ حاضر ہوا تو آپؐ نے فرمایا مجھے بقر عید کا حکم گیا ہے' اس دن کو اللہ تعالیٰ نے اُمت کی عید کا دن بنایا ہے' تو اس شخص نے کہا کہ اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اور کسی شخص نے مجھے دودھ پینے کے لیے کوئی جانور تحفہ دے رکھا ہو تو کیا میں اسے ذبح کر ڈالوں؟

لا،وَلَكِنَّكَ تَأْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ أَظَافِرَكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذَاكَ تَمَامُ أُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَ

فرمایا نہیں نہیں پھر تو اپنے بال کترواؤ' ناخن لو' مونچھیں پست کرا' زیر ناف کے بال لے' اللہ تعالیٰ عزوجل کے نزدیک تیری پوری قربانی یہی ہے۔

یہ حدیث مسند احمد' ابوداؤ' نسائی میں بھی ہے۔

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا (١)

جب زمین پوری طرح جھنجوڑ دی جائے گی'

وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا (٢)

اور اپنے بوجھ باہر نکال پھینکے گی'

جب زمین پر زلزلہ آئے گا:

زمین نیچے سے اوپر تک کپکپانے لگے گی اور جتنے مردے اس میں ہیں سب نکال پھینکے گی' جیسے قرآن میں اور جگہ فرمایا:

يأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَىْءٌ عَظِيمٌ (22:1)

لوگو! اپنے رب سے ڈرو' یقین مانو کہ قیامت کا زلزلہ اس دن کی بھونچال بڑی چیز ہے۔

اور جگہ ارشاد ہے:

وَإِذَا الأَرْضُ مُدَّتْ ـ وَأَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ (84:3-4)

جب کہ زمین کھینچ کھانچ کر برابر ہموار کر دی جائے گی' اور اس میں جو کچھ ہے وہ اسے باہر اگل دے گی اور بالکل خالی ہو جائے گی۔

تُلْقِي الْأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الْأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، فَيَجِيءُ الْقَاتِلُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَتَلْتُ، وَيَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ فِي هَذَا قَطَعْتُ رَحِمِي،وَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ: فِي هَذَا قُطِعَتْ يَدِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا

صحیح مسلم میں ہے کہ رسول اللہؐ فرماتے ہیں زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کو اگل دے گی سونا چاندی مثل ستونوں کے باہر نکل پڑے گا' قاتل اسے دیکھ کر افسوس کرتا ہوا کہے گا کہ ہائے اس مال کے لیے میں نے فلاں کو قتل کیا تھا آج یہ یوں ادھر اُدھر رُل رہا ہے کوئی آنکھ بھر کر دیکھتا بھی نہیں'

اسی طرح صلہ رحمی توڑنے والا بھی کہے گا اسی کی محبت میں آ کر رشتے داروں سے میں سلوک نہیں کرتا تھا' چور بھی کہے گا اسی کی محبت میں نے ہاتھ کٹوا دیئے۔ غرض وہ مال یونہی رُلتا پھرے گا اکوئی نہیں لے گا'

وَقَالَ الْإِنسَانُ مَا لَهَا (٣)

انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟

انسان اس وقت ہکا بکا رہ جائیگا اور کہے گا کہ یہ تو ہلنے جلنے والی نہ تھی بالکل ٹھہری ہوئی بوجھل اور جمی ہوئی تھی' اسے کیا ہو گیا کہ یہ بید کی طرح تھرانے لگی اور ساتھ ہی جب دیکھے گا کہ تمام اگلی پچھلی لاشیں بھی زمین نے اُگل دیں تو اور حیران و پریشان ہو جائے گا کہ آخر اسے کیا ہو گیا ہے؟

يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا (٤)

اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی'

زمین ہر بات کھول دے گی:

پس زمین بالکل بدل دی جائے گی اور آسمان بھی' اور سب لوگ اس قہار اللہ کے سامنے کھڑے ہو جائیں گے' زمین کھلے طور پر صاف صاف گواہی دے گی کہ فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں نافرمانی اس پر کی ہے۔

حضورؐ نے اس آیت کی تلاوت کر کے فرمایا جانتے بھی ہو کہ زمین کی بیان کردہ خبریں کیا ہونگی؟ لوگوں نے کہا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ ہی کو خوب علم ہے' تو آپؐ نے فرمایا:

جو جو اعمال بنی آدم نے زمین پر کیے ہیں وہ تمام وہ ظاہر کر دے گی کہ فلاں فلاں شخص نے فلاں نیکی یا بدی فلاں جگہ فلاں وقت کی ہے۔

امام ترمذیؒ اس حدیث کو حسن صحیح غریب بتلاتے ہیں۔

معجم طبرانی میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

زمین سے بچو یہ تمہاری ماں ہے جو شخص جو نیکی بدی اس پر کرتا ہے یہ سب کھول کر بیان کر دے گی۔

بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا (٥)

اس لیے کہ تیرے رب نے اسے یہ حکم دیا ہو گا۔

يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لِّيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ (٦)

اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہوکر واپس لوٹیں گے تاکہ انہیں انکے اعمال دکھا دیئے جائیں۔

یہاں وحی سے مراد حکم دینا ہے اوحی اور اسکے ہم معنی افعال کا صلہ حرف لام بھی آتا ہے اور الی بھی۔

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے فرمائے گا کہ بتا اور وہ بتاتی جائے گی' اس دن لوگ حساب کی جگہ سے مختلف قسموں کی جماعتیں بن کر لوٹیں گے' کوئی بد ہوگا کوئی نیک کوئی جنتی بنا ہوگا کوئی جہنمی۔

یہ معنی بھی ہیں کہ یہاں سے جو الگ الگ ہوں گے تو پھر اجتماع نہ ہوگا۔ یہ اس لیے کہ وہ اپنے اعمال کو جان لیں گے اور بھلائی برائی کا بدلہ پالیں اسی لئے آخر میں بیان فرمادیا۔

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ (٧)

جس نے ذرے برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا'

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ (٨)

اور جس نے ذرے برابر برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

رسول اللہ فرماتے ہیں کہ گھوڑوں والے تین قسم کے ہیں'

لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ.

- ایک اجر پانے والا
- ایک پردہ پوش والا'
- ایک بوجھ اور گناہ والا۔

فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَطَالَ طِيَلَهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ وَالرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ حَسَنَاتٍ،

وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ،

وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهَرٍ فَشَرِبَتْ مِنْه وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَ بِهِ كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، وَهِيَ لِذَلِكَ الرَّجُلِ أَجْرٌ.

اجر والا تو وہ ہے جو گھوڑا پالتا ہے جہاد کی نیت سے اگر اس کے گھوڑے کی اگاڑی پچھاڑی ڈھیلی ہوگئی اور یہ ادھر اُدھر سے چرتا رہا تو یہ بھی گھوڑے والے کے لیے اجر کا باعث ہے اور اگر یہ رسی اسکی ٹوٹ گئی اور یہ ادھر اُدھر چڑھ گیا تو اسکے نشان قدم اور اسکی لید کا بھی اسے ثواب ملتا ہے اگر یہ کسی نہر پر جا کر پانی پی لے گو ارادہ پلانے کا نا ہوتا ہم ثواب مل جاتا ہے' یہ گھوڑا اس شخص کے لیے سراسر اجر و ثواب ہے'

وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ،

دوسرا وہ شخص جس نے اس لیے پال رکھا ہے کہ دوسروں سے بے پرواہ رہے اور کسی سے سوال کی ضرورت نہ ہو لیکن اللہ کا حق نہ تو خود اس میں بھولتا ہے نہ اسکی سواری میں پس یہ اس کے لیے پردہ ہے۔

وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ

تیسرا وہ شخص ہے جس نے فخر وریاکاری اور ظلم وستم کے لیے پال رکھا ہے پس یہ اسکے ذمہ بوجھ اور اس پر گناہ کا بار ہے۔
پھر حضورؐ سے سوال ہوا کہ گدھوں کے بارے میں کیا حکم ہے؟

مَا أَنْزَلَ اللهُ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا هَذِهِ الْآيَةَ الْفَاذَّةَ الْجَامِعَةَ

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ

وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ

آپؐ نے فرمایا مجھ پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے سوائے اس تنہا اور جامع آیت کے اور کچھ نازل نہیں ہوا کہ ذرے برابر نیکی اتنی ہی بدی ہر شخص دیکھ لے گا۔ مسلم

اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، وَلَوْ بِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ

صحیح بخاری میں یہ روایت حضرت عدی بن حاتمؓ سے مروی ہے کہ آگ سے بچو اگرچہ آدھی کھجور کا صدقہ ہی ہو۔

لَا تَحْقِرَنَّ مِنَ الْمَعْرُوفِ شَيْئًا وَلَوْ أَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِي إِنَاءِ الْمُسْتَسْقِي، وَلَوْ أَنْ تَلْقَى أَخَاكَ وَوَجْهُكَ إِلَيْهِ مُنْبَسِطٌ

اسی طرح صحیح حدیث میں ہے کہ نیکی کے کام کو ہلکا نہ سمجھو گو اتنا ہی کام ہو کہ تو اپنے ڈول میں سے ذرا سا پانی کسی پیاسے کو پلوا دے یا اپنے کسی مسلمان بھائی سے کشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے ملاقات کر لے۔

يَا مَعْشَرَ نِسَاءِ الْمُؤْمِنَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ فِرْسِنَ شَاةٍ

دوسری ایک صحیح حدیث میں ہے کہ اے ایمان والی عورتو! تم اپنی پڑوسن کے بھیجے ہوئے تحفے ہدیے کو حقیر نہ سمجھو گو ایک کھر ہی آیا ہو۔

اور حدیث میں ہے کہ سائل کو کچھ نہ کچھ دیدو گو جلا ہوا کھر ہی ہو۔

يَاعَائِشَةُ، إِيَّاكِ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّ لَهَا مِنَ اللهِ طَالِبًا

مسند احمد کی حدیث میں ہے کہ اے عائشہ گناہوں کو حقیر نہ سمجھو یاد رکھو کہ انکا بھی اللہ حساب لینے والا ہے۔

ابن جریر میں ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ جناب رسول اللہؐ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے کہ یہ آیت اتری تو حضرت صدیقؓ نے کھانے سے ہاتھ اٹھالیا اور پوچھنے لگے یارسول اللہؐ کیا میں ایک ایک ذرے برابر برائی کا بدلہ دیا جاؤں گا تو آپؐ نے فرمایا:

اے صدیق دنیا میں جو تکلیفیں تمہیں پہنچی ہیں یہ تو اس میں آگئیں اور نیکیاں تمہارے لئے اللہ کے ہاں ذخیرہ بنی ہوئی ہیں اور ان سب کا پورا پورا بدلہ قیامت کے دن تمہیں دیا جائے گا۔

ابن جریر کی ایک اور روایت میں ہے کہ یہ سورت حضرت ابوبکرؓ کی موجودگی میں نازل ہوئی تھی آپ اسے سن کر بہت روئے۔ حضورؐ نے سبب پوچھا تو آپؓ نے فرمایا مجھے یہ سورت رُلا رہی ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

اگر تم خطا اور گناہ نہ کرتے کہ تمہیں بخشا جائے اور معاف کیا جائے تو اللہ تعالیٰ کسی اور اُمت کو پیدا کرتا جو خطا اور گناہ کرتے اور اللہ انہیں بخشتا۔

حضرت ابوسعید خدریؓ نے حضورؐ سے یہ آیت سن کر پوچھا کہ حضور کیا مجھے اپنے سب اعمال دیکھنے پڑیں گے؟

آپؐ نے فرمایا ہاں!

پوچھا بڑے بڑے

فرمایا ہاں!

پوچھا اور چھوٹے چھوٹے بھی تو فرمایا ہاں۔

میں نے کہا ہائے افسوس۔

آپؐ نے فرمایا:

ابوسعیدؓ خوش ہو جاؤ نیکی تو دس گنے سے لے کر سات سو گنے تک بلکہ اس سے بھی زیادہ تک اللہ جسے چاہے دے گا ہاں گناہ اسی کے مثل ہوں گے یا اللہ تعالیٰ اسے بھی بخش دے گا۔ سنو کسی شخص کو صرف اس کے اعمال نہ نجات دے سکیں گے۔

میں نے کہا حضور کیا آپ کو بھی نہیں؟

فرمایا نہ مجھے بھی مگر یہ اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی رحمت سے مجھے ڈھانپ لے۔

ہر عمل کا بدلہ ملے گا:

حضرت سعید بن جبیرؒ فرماتے ہیں کہ جب آیت

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَى حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا (76:8)

مال کی محبت کے باوجود مسکین یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں

نازل ہوئی

تو لوگ یہ سمجھ گئے کہ اگر ہم تھوڑی سی چیز راہ اللہ دیں گے تو کوئی ثواب ملے گا۔ مسکین انکے دروازے پر آتا لیکن ایک آدھ کھجور یا روٹی کا ٹکڑا وغیرہ دینے کو حقارت خیال کر کے یونہی لوٹا دیتے تھے کہ اگر دیں گے کوئی اچھی محبوب و مرغوب چیز دیں۔

ادھر تو اس خیال کی یہ جماعت تھی' دوسری جماعت وہ تھی جنہیں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ چھوٹے چھوٹے گناہوں پر ہماری پکڑ نہ ہوگی مثلاً کبھی کوئی جھوٹی بات کہہ دی کبھی ادھر ادھر نظریں ڈال لیں کبھی غیبت کر لی وغیرہ جہنم کی وعید تو کبیرہ گناہوں پر ہے تو یہ آیت

فَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ - وَمَن يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَهُ

نازل ہوئی اور انہیں یہ بتلایا گیا کہ چھوٹی سی نیکی کو حقیر نہ سمجھو یہ بڑی ہو کر ملے گی اور تھوڑے سے گناہ کو بھی بے جان نہ سمجھو کہیں تھوڑا تھوڑا مل کر بہت نہ بن جائے۔

ذرہ کے معنی چھوٹی چیونٹی کے ہیں' یعنی نیکیوں اور برائیوں کو چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی اپنے نامہ اعمال میں دیکھ لے گا' بدی تو ایک ہی لکھی جاتی ہے نیکی ایک کے بدلے دس بلکہ جس کے لیے اللہ چاہے اس سے بھی بہت زیادہ بلکہ ان نیکیوں کے بدلے برائیاں بھی معاف ہو جاتی ہیں' ایک ایک نیکی کے بدلے دس دس برائیاں معاف ہو جاتی ہیں' پھر یہ بھی ہے کہ جس کی نیکی برائی سے ایک ذرے کے برابر بڑھ گئی وہ جنتی ہو گیا۔

إِيَّاكُمْ وَمُحَقَّرَاتِ الذُّنُوبِ، فَإِنَّهُنَّ يَجْتَمِعْنَ عَلَى الرَّجُلِ حَتَّى يُهْلِكْنَه

رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ گناہوں کو ہلکا نہ سمجھا کرو یہ سب جمع ہو کر آدمی کو ہلاک کر ڈالتے ہیں۔

رسول اللہؐ ان برائیوں کی مثال بیان فرمائی کہ:

جیسے کچھ لوگ کسی جگہ اترے پھر ایک ایک دو دو لکڑیاں چن لائے تو لکڑیوں کا ڈھیر لگ جائے گا پھر اگر انہیں سلگائی جائیں تو اس آگ میں جو چاہیں پکا سکتے ہیں (اسی طرح تھوڑے تھوڑے گناہ بہت زیادہ ہو کر آگ کا کام کرتے ہیں اور انسان کو جلا دیتے ہیں)۔

© Copy Rights:
Zahid Javed Rana, Abid Javed Rana
Lahore, Pakistan
www.quran4u.com